مطبوعات

۱۔ بچوں کے لیے قرآن	مرتب :۔ ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب
۲۔ بچوں کے لیے حدیث	مطبوعہ: فیروز سنز لمیٹڈ لاہور

ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب پاکستان کے تعلیمی حلقوں میں ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ بچوں کی تعلیم وتربیت کے معاملے میں آپ کی آراء بڑی وقیع خیال کی جاتی ہیں۔ آپ نے بچوں کی تعلیم وتربیت اور اصلاح کی غرض سے ان کے نفسیاتی معیار کے مطابق چھوٹی چھوٹی کتابیں مرتب کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ یہ دونوں کتابیں اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

"بچوں کے لیے قرآن" میں آپ نے چند تمہیدی صفحات میں قرآن مجید کی تکمیل، اس کی تعظیم، اس کے مقصد اور قرآنی عربی سمجھنے کے لیے آسان طریقوں کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد قرآن مجید کی منتخب آیات کو چھ ۶ مختلف ابواب میں ترتیب دیا ہے۔ اس کے لیے آپ نے ایسی آیات جمع کی ہیں جو بچوں کے ذہنی معیار کے مطابق بھی ہیں اور ان کی اصلاح وضرورت کے لیے مفید بھی۔ پہلے باب میں خدا اور بندے کے تعلق کو ظاہر کرنے والی آیات ہیں۔ دوسرے باب میں ایک مسلمان کا اپنے دین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ذکر ہے۔ نیز نماز کی اہمیت اور انسانی زندگی کے مقصد کو واضح کیا گیا ہے۔ تیسرے باب میں ایسی آیات درج ہیں جن میں معروف کا ذکر ہے۔ اسی طرح چوتھے باب میں منکرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ پانچویں باب میں اصلاح وترقی کے لیے عمل کی ترغیب اور چھٹے میں آسان قرآنی دعاؤں کا اندراج ہے۔

اسی طرح "بچوں کے لیے حدیث" میں پہلے چند صفحات میں حدیث پاک کی قسموں اور ان کے مختلف مجموعوں کا ذکر ہے جس کے ساتھ صحاح ستہ کا ابتدائی تعارف بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ اس کتاب کو بارہ ۱۲ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں ایمانیات اور معاشرت کی ساری اہم باتوں کا تذکرہ ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ سب باتیں بچوں کی اصلاح وتربیت کے سلسلے میں بہت مفید ہیں۔

دونوں کتابوں کے ٹائیٹل بڑے جاذب نظر ہیں اور ان کی طباعت میں بڑے اہتمام سے کام لیا گیا ہے جن کے باعث یہ کتابیں بڑی صوری خوبیوں کی حامل ہو گئی ہیں۔

اتنی توجہ سے طبع ہونے والی ان دونوں کتابوں میں ہمیں عربی متن کی چند غلطیاں نظر آئی ہیں جن کا درست کرنا ضروری ہے۔ اگلے ایڈیشن میں انہیں درست کر دینا چاہیے۔

بچوں کے لیے قرآن میں:-

صفحہ ۵۲ پر لفظ المسلم میں لَ پہ ایک الف زائد لکھا گیا ہے۔

صفحہ ۶۹ پر لفظ کانوا میں الف کتابت میں رہ گیا ہے۔

صفحہ ۹۲ پر لفظ محسنون میں ح پہ ایک غلط نقطہ لگ گیا ہے۔

صفحہ ۱۴۵ پر لفظ سوءٌ میں ایک الف زائد درج ہو گیا ہے۔

اور صفحہ ۱۵۶ پر لفظ اخطانا میں الف پہ جزم نہیں لکھا گیا۔

اسی طرح بچوں کے لیے حدیث میں بھی چند اغلاط موجود ہیں۔

صفحہ ۴۲ پر یُقَبِّلَهٗ میں لَ مضموم چاہیے۔

صفحہ ۴۳ پر تصافحوا میں الف کتابت میں رہ گیا ہے۔

صفحہ ۵۰ پر یَبْتَدِعُ میں دَ پہ حرکت درج نہیں ہو سکی۔

صفحہ ۶۱ پر رَاٰی میں چھوٹا الف رَ پہ نہیں الف پہ چاہیے۔

بچوں کے لیے قرآن ۱۶۰ صفحات کی کتاب ہے۔ بچوں کے لیے حدیث ۱۵۲ صفحات کی۔ ہر کتاب کی قیمت ساڑھے پانچ روپے ہے جو زیادہ ہے۔ ہمارے خیال میں تعمیر سیرت کے سلسلے میں یہ دونوں کتابیں بہت مفید رہیں گی لہذا ان کی اشاعت خوب ہونی چاہیے۔

کلامِ حکیم | مرتبہ: ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی۔

ناشر:- ادارہ ثقافت اسلامیہ۔ لاہور

یہ کتاب ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم مرحوم کی شعری تخلیقات کا منتخب مجموعہ ہے جسے یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور کے شعبہ اردو کے استاد ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی صاحب نے ترتیب دیا اور جون ۷۳ء

میں ادارہ "ثقافت اسلامیہ" لاہور نے شائع کیا۔ اس کتاب کو ایک نظر دیکھنے کے بعد ہم بھی فاضل مرتب کی اس رائے سے متفق ہیں کہ خلیفہ صاحب کا کلام جتنا بھی اور جیسا بھی ہے مقدار و معیار کے لحاظ سے زیادہ کڑے فنی احتساب کا متحمل نہیں ہو سکتا، نیز یہ کہ الفاظ کی موجودہ نشست و ترتیب کے لحاظ سے بعض اشعار اوزان سے گرے ہوئے ہیں۔ خلیفہ صاحب میں اعلیٰ فن کاروں کے اوصاف موجود ہونے کے باوجود فطری شاعر کا سا "طبعانہ جنون" موجود نہیں ان کی شعر گوئی فطرت کا تقاضا نہ تھی بلکہ من کی محض ترنگ تھی۔" البتہ اس کتاب کی طباعت سے ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب کے کلام کا دو تہائی حصہ محفوظ ہو گیا ہے۔ ہماری رائے میں اگر خلیفہ صاحب مرحوم کے کلام کو محفوظ رکھنا ضروری تھا تو دو تہائی کے بجائے اسے پورے کا پورا محفوظ کر لیا جاتا۔

بچوں کے خطرے | مصنف ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب ۔ ناشر: فیروز سنز لمیٹڈ لاہور

صفحات: ۱۷۶ قیمت: ۶.۲۵ روپے

فاضل مصنف کی یہ کتاب بھی تعمیر سیرت کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس کتاب میں بچوں کو پیش آنے والے مختلف خطرات کی نشاندہی کی گئی ہے جنہیں فاضل مصنف نے مختلف ابواب میں تقسیم کیا ہے اور جسمانی، اخلاقی، تعلیمی، ذہنی، جذباتی، معاشرتی، تفریحی، تمدنی، اقتصادی، روحانی اور سیاسی خطرات کا الگ الگ تذکرہ کیا ہے۔ ہر خطرے کو بڑے آسان لفظوں اور عام فہم سادہ طریقے سے واضح کیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ فاضل مصنف نہ صرف بچوں کی نفسیات سے واقف ہیں بلکہ ہر روز پیش آنے والے معاملات کا بھی گہری نگاہ سے جائزہ لیتے ہیں۔ انہوں نے بڑے قریب سے ان خطرات کا مطالعہ کیا ہے اور نہایت مختصر الفاظ میں اکثر خطرات سے بچنے کے لیے مؤثر تدابیر بھی بیان کر دی ہیں۔ تاہم اس چھوٹی سی کتاب میں اصلاح کا کوئی جامع قابلِ عمل پروگرام درج نہیں۔ ضرورت ہے کہ اس سلسلے میں کوئی جامع منصوبہ بھی پیش کیا جائے۔ کتاب کو دیکھتے ہوئے ہمیں ایک کمی سی محسوس ہوئی ہے۔ جہاں کسی بُرائی کا ذکر کیا گیا ہے وہاں اگر اسلامی اصول اور احکام کا تھوڑا سا تذکرہ بھی کر دیا جاتا تو کتاب کی افادیت بہت بڑھ جاتی۔

ایک دو مقامات پر بات اچھی طرح واضح نہیں ہوتی۔ مثلاً صفحہ ۸۴ پر مقیاس ذہانت کا چارٹ تو درج کر دیا گیا ہے لیکن اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ چارٹ میں درج شدہ ہندسوں سے مراد کیا ہے۔

اسی طرح صفحہ ۳۸ پر امتحانات کے ذریعے لیاقت ناپنے کے غلط طریقے کی نشاندہی تو کر دی ہے لیکن صحیح طریقہ کی طرف رہنمائی نہیں کی گئی۔ اس کے باوجود اپنے موضوع پر یہ چھوٹی سی کتاب اُردو ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ خوبصورت ٹائیٹل اور طباعت کے لحاظ سے اس کی قیمت بھی زیادہ نہیں۔

پہاڑی کے چراغ مصنّف: جناب آباد شاہ پوری

طباعت: آفسٹ

صفحات: ۲۲۴ قیمت: ۸ روپے ۵۰ پیسے

شائع کردہ: اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ۔ لاہور۔

جناب آباد شاہ پوری صاحب ایک صاحبِ طرز ادیب اور بالغ نظر عالم کی حیثیت سے کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں انہوں نے تاریخِ اسلام کی چند نمایاں شخصیتوں کے کردار بڑے حسین پیرائے میں پیش کیے ہیں۔ یہ کردار اپنے دور میں اسلامی سیرت کے مثالی نمونے تھے۔ انہوں نے ظلم و ستم اور جبر و استبداد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انصاف اور حق پرستی کے پرچم بلند کیے، ہر طرح کی آزمائشوں کو بے مثل صبر و عزیمت کے ساتھ برداشت کیا۔

ان درخشاں شخصیتوں میں کہیں حضرت سعید بن مسیّب اور حضرت سعید بن جبیر جیسے عابد و زاہد، فقیہہ و محدّث نظر آتے ہیں جو مستبد خلفائے بنی اُمیّہ کے سامنے کلمۂ حق بلند کرتے رہے، اور کہیں قاضی شریح اور امام ابو یوسف جیسے منصف حاکمانِ وقت کے خلاف فیصلے صادر کرتے سنائی دیتے ہیں۔ کہیں ابراہیم نخعی، طاؤس بن کیسان اور ابو حازم جیسے اعلیٰ کردار ہیں جو زہد و ورع، علم و فضل اور حق گوئی و بیباکی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

فاضل مصنّف نے موئے قلم سے ان عظیم کرداروں کے خاکے اس انداز سے پیش کیے ہیں کہ قاری کے ذہن پر علم و فضل کی عظمت و جلالت کے نقش اُبھرتے ہیں۔ حق گوئی و بیباکی، صبر و عزیمت اور ایثار و قربانی کا داعیہ پیدا ہوتا ہے اور ظالم و جابر حکمرانوں کے سامنے کلمۂ حق کہنے کا حوصلہ پرورش پاتا ہے۔

اس تالیف کی ایک نمایاں خوبی یہ ہے کہ آباد صاحب نے سارا مواد تاریخ (باقی مطبوعات بر صفحہ ۴۸)

(بقیہ مطبوعات)

کے مستند ترین مآخذ اور مصادر سے لیا ہے اور کمزور روایات سے حتی الوسع دامن بچانے کی کوشش کی ہے۔

یہ ایمان افروز تالیف ایک ادبی پارہ بھی ہے جس میں مصنّف کا قلبی سوز وگداز بھی شامل ہے جس سے کتاب کی افادیت کافی حد تک بڑھ گئی ہے۔ مسلمانوں کے لیے بالعموم اور تحریک اسلامی کے کارکنوں کے لیے بالخصوص اِس قابلِ قدر تصنیف کا مطالعہ ضروری ہے۔

کتابت وطباعت عمدہ ہے۔